یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

اہلحدیث

امرتسر ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۲۴ ہجری مقدس مطابق ۲ نومبر ۱۹۰۶ بروز جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار ہذا

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	
رؤسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	؎

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بھیجا جائیگا ... کر دی جائے گی۔

آریوں کی کارستانیاں

آجکل آریوں نے زبانی تحریکوں اور دل آزاریوں ہی پر بس نہیں کی بلکہ ایک عجیب نرالا طریق ایجاد کیا ہے جو انکی ایجاد پسند طبیعتوں نے رہنمائی کی ہے کیونکہ وہ ایک تعلیم یافتہ مہذب پارٹی ہے زمانہ کے نشیب و فراز سے واقف۔ فنون جنگ سے ماہر۔ ایسے جو کرتے ہیں جاپانیوں کی طرح سوچ بچار کر کے ہیں اسلام سے تو انکو خاص تعلق ہے جہاں دیکھو اسی گرو و پیشکرہ سے سرگرم ہیں۔ جہاں سنو اسی ... سے ... ہیں۔ مگر آجکل انہوں نے ایک نیا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ کسی امیر نے غیر —

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت تصفیہ ہو سکتا ہے جواب خط و کتابت جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ نمبر خریداری ہر خریدار کو ...

اہلحدیث امرتسر — نمبر خریدار ۲۳

مسلمان کا نام (جو برائے نام ہی مسلمان ہو) رکھکر کوئی نہ کوئی مضمون یا مسئلہ چھپوا کر ایسے خوش ہوتے ہیں کہ گویا آپنے ہی لے رو جاتے ہیں۔ پچھلے دنون اخبار ہتکاری امرتسر میں ایک نوجوان لڑکے کے نام سے خط چھپوایا جسکا نام "ایک مسلمان بھائی کی گھبراہٹ" تھا جسکا جواب اہلحدیث میں اور رد ہتکاری میں دیا گیا۔ تحقیق سے معلوم ہوا تو وہ ایک ایسے لڑکے نوعمر کے نام پر خط تھا جو ابھی چند ہی روز ہوئے عیسائی تھا پھر مسلمان ہوا۔ انجمن حامی اسلام امرتسر نے اُسکو وظیفہ دیکر کاپی نویسی سکھائی۔ اب آجکل آریان کا اخبار لکھتا ہے۔ بالکل بھولا بھالا اُسی کو نشانہ بناکر آگے رکھا گیا۔ اسکے بعد ہتکاری امرتسر ۲۵ نومبر میں "ایک محقق" کے عنوان سے ایک اور مراسلہ شائع کیا گیا جسکا راقم بھی خیریت سے کوئی مسلمان تھا ظاہر کیا گیا جسکا نام نامی و اسم گرامی ہی اُنکی اصلیت اور بناوٹ کو ظاہر کر رہا ہے یعنے آپکا نام "**مصطفی الاسلام دہلوی**" ہے۔ یہ نام بتلا رہا ہے کہ واقعی آپ بڑے محقق ہیں نام نامی ایسا کہ کبھی کسی مسلمان کا نہ ہوگا۔ نہ کسی نے سنا ہوگا لفظی ترجمہ اسکا "**اسلام کا لتاڑا ہوا**" ہے یعنے جسکو اسلام نے اپنے پاؤں تلے دبایا ہو معلقہ میں ایک شعر ہے ؎

وقوفا بہا صحبی علی مطیہم
یقولون لا تہلک اسی و تجلد

یہی مطیہ جو اس شعر میں ہے وہی مطی آپ کے نام میں ہے ہم نے تو کبھی مسلمان کا یہ نام نہیں سنا۔

خیر اس نامی غلطی کو بھی جانے دیجئے آپ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ "میں اب بہت تنگ آگیا ہوں اور بہت پچھتاتا ہوں پہلے تو اپنی ستی میں آکر اپنا دین کھو بیٹھا خواہ وہ کیسا ہی کمزور تھا" پھر لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے کتابی مباحثے تو پہلے سے ہی پڑھ رہے تھے۔ مگر مباحثہ دیوریا اور نگینہ کو دیکھکر طبیعت متنفر ہو گئی۔ الخ کیوں نہو جبکہ آپ پہلے ہی اپنی مستی میں مغلوب ہوکر کسی عورت کے پیچھے مسلمان بنے تو آپکو اسلام سے کیا حصہ ملنا تھا۔ حدیث شریف کا مضمون تو آپ ہی نے سچا کر دکھایا۔ حضور نے فرمایا من کانت ہجرتہ الی اللہ و رسولہ او الی دنیا یصیبہا او الی امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ یعنے جس کسی کی نیت اللہ کے لئے ہوگی اُسکو وہی پھل ملیگا اور جسکی نیت دنیا کے فوائد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہوگی۔ اُسکو وہی ملیگی۔ چنانچہ بموجب اس حدیث شریف کے تمکو پیاری بیوی ملگئی جسکا تمہین اخیر مضمون میں خود ہی اقرار ہے "تم سمجھتے ہو کہ میں تو اپنی پیاری بیوی کے ساتھ تک ظاہری مسلمان رہونگا دل تو کافر ہو ہی گیا ہے" یہ فقرہ تمہارا قادر مطلق کی تحریک سے لکھا گیا ہے تاکہ حدیث شریف کی تصدیق آپکے ذریعہ سے عوام کو معلوم ہو جائے پھر آپ نے اپنے متنفر ہونے کی ایک وجہ بھی لکھی ہے مگر ماشاء اللہ کیا ہی معقول ہے۔ سبحان اللہ کیا کہنے کیوں نہو۔ بقول شخصے

گرو جنہا ندے ٹٹیرین چیلے جانڑ شڑپ (پنجابی)

مگر اس معقول وجہ بتلانے سے پہلے ہم اپنے ناظرین کو ذرا مباحثہ دیوریہ ضلع گورکھپور کے دیکھنے کی تکلیف دیتے ہیں۔ مباحثہ مذکورہ میں گفتگو الہام اور الہامی کتاب پر تھی۔ فریق اول آریہ سماجی تھے اور فریق ثانی اہل اسلام۔ چنانچہ تقریر بھی پہلے آریہ سماج ہی کی طرف سے شروع ہوئی تھی۔ اب اتنے مراتب طے ہونے کے بعد کون دانا ہے جسکو اسمین شبہ یا تامل ہوگا۔ کہ الہام کی تعریف اور تشریح کرنی آریہ سماج کا فرض تھا۔ اہل اسلام کا فریق ثانی ہونے کی حیثیت سے یہ فرض تھا کہ جتنا حصہ اس تعریف کا صحیح ہوتا اُسے تو تسلیم کرتے باقی کا ثبوت طلب کرتے۔ مگر چونکہ دیوریا میں آریہ سماج کی طرف سے ایک بڑے لائق مہاتما پنڈت مناظر تھے یعنے سوامی درشنانند جی مہاراج جنکے دل و دماغ میں منطق ایسی گھسی ہوئی ہو کہ اُنکی بول چال بھی ایسی ہو۔ جو خود اپنے منہ اور قلم کے ساتھ تمام عقلمندوں سے الگ ہٹکر پایا جاتا ہے تو آپ تو اپنی عقلمندی کا اظہار فرماتے۔ آپ نے اپنے اخبار مباحثہ بدایون نمبر ۱۴ میں ایک اہل حدیث کے ایک مضمون کا جواب لکھتے ہوئے (جسکا ذکر شاید آئندہ کسی پرچہ میں ہوگا) فرمایا ہے کہ ہمکو تو عقلمند تو ہمیں ہی دیتے ہیں لیکن ہمیں افسوس ہی کرنا پڑا ہے کہ مولوی صاحب شاعر ہیں مولوی تمام

ahmadimuslim.de

میں لیکن علم مناظرہ سے ناواقف ہیں"

ناظرین بس "لیکن" کے لفظ کو دیکھکر جو استثنا کے لئے ہے تبلا دیں اور یہ بتلا دیں کہ یہ استثنا اپنا سوامی جی نے کن لوگوں سے کیا - انہی سے جو اس کلام سے پہلے میں یعنے عقلمند جن میں سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ سوامی جی اپنے آپ کو عقلمندوں سے نہیں جانتے مگر ہمیں افسوس ہے کہ ہم آپ سے اس رائے میں متفق نہیں بلکہ آپ کو بڑا ہوشیار اور لائق سپیکر اور مناظر جانتے ہیں کیونکہ تو آپ نے دیوریا کے مباحثہ میں یہ چال کی کہ الہام کے معنے اور تعریف مسلمانوں سے پوچھے اور اپنا کام اُن سے لینا چاہا مگر مسلمان کیا سمجھے ہوتے کہ آپ کے اس مغالطے اور دام میں آجاتے - جنکا قول ہے ؎

تعلیم اور تعلم سب سے نیاز ہیں
شاگرد ہیں تو ہم ہیں استاد ہیں تو ہم ہیں

جہاں ہم آپ کی عقلمندی کا اقرار کرتے ہیں تو آپ (بالقول خود) عقلمندوں سے خارج ہیں وہاں ہم اپنے دوست ماسٹر آتما رام جی کی منصفانہ کارروائی کی بھی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے مباحثہ نگینہ میں آپ کی طرح ہٹ نہیں کی بلکہ اُن کی منصفانہ طبیعت نے انکو آگاہ کیا کہ الہام کی تعریف اور تشریح کرنا اور اسکا ثبوت دینا بیشک فریق ثانی یعنے آریہ سماج ہی کا فرض ہے اسلئے انہوں نے کھڑے ہو کے الہام کی تعریف کردی اور اسکا ثبوت دینے کی کوشش کی - گو ہمیں اس امر کا افسوس ہے کہ وہ دس روز تک اسکا ثبوت دیتے رہے مگر ناکام رہے سو خیر یہ اور بات ہے - یہ اگر ہے تو ویدک دھرم کی کمزوری ہے نہ کہ ماسٹر جی کے انصاف پر کوئی دھبہ -

لیکن ماسٹر جی کے فعل سے ایک ... الاسلام دہلوی کا جواب ملتا ہے جو لکھتے ہیں کہ دیوریا کے مباحثہ میں ایک الہام کے معنے سچائی اور صفائی کے ساتھ نہیں بتلائے جا سکے جنکے واسطے وہ قانونی پیچ ڈالے گئے اور چھینیں نکالی گئیں مسلمان مولویوں کی اس کارروائی کو کسی سچے مسلمان نے اچھا نہیں سمجھا ہوگا - آپکی

اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو نہ صرف اسلام ہی سے کدورت ہے بلکہ دنیا بھر کی سچائی اور انصاف سے بھی نفرت اور دلی عداوت ہے - تعجب ہے کہ آپ نے یہ نہ سوچا کہ الہام کی تعریف کرنا کس فریق کے ذمہ تھی جبکہ کھلی اور واضح بات ہے کہ الہام کی تعریف کرنا آریہ سماج کا فرض تھا چنانچہ نگینہ کے مباحثہ سے اسکی اور توضیح ہو سکتی ہے اور مثال ملتی ہے - تو پھر دیوریا کے مباحثہ میں اس فرض کے ادا کرنے سے کس فریق نے پہلو تہی کی - اگر تم میں انصاف ہوتا تو آریہ سماج کو یا کم از کم دیوریا کے مباحثہ کے پنڈتوں کو دور سے سلام کرتے ہوئے کہتے کہ ؎

حسینوں سے نہ مل ایدل ہمارا کہنا مانے ہیں
نہیں ڈسنے سے رکنے کے یہ گو ناگ کالے ہیں

کیا یہی انصاف پسندی ہے آپ اسلام سے ناراض ہیں - سچ تو یہ ہے کہ آپ کا اسلام سے ناراض ہونا بھی اسلام کی سچائی کی دلیل ہے -

عیب ہے صافی دلاں ہوں مکدر تیرہ دل
زنگ سے آلودہ ہو جاتا ہے آہن کا ہیں

آخیر میں راقم مضمون مسلمانوں کو ایک مشفقانہ نصیحت کرتے ہیں جسکے لئے ہم اُن کے شکر گذار ہیں آپ فرماتے ہیں کہ "تم اپنے اسلام کی عزت رکھنا چاہتے ہو تو ان آریوں سے الہامی کتاب کی ہرگز بحث نہ کرو کیونکہ آپ لوگوں میں کوئی بھی سنسکرت نہیں جانتا مگر ان لوگوں میں عربی دو چار آدمی جانتے ہیں"

معاف رکھئے آپ کی بے خبری کا نتیجہ ہے - اگر آپ آکو بہشتی دشمن (مرحوم) ... ڈھونڈینگے تو بھی کوئی آریہ عربی دان آپکو نہ دکھائیگا ہاں مسلمان سنسکرت دان کئی ایک - آپ بھولے ہیں - شاہ اکبر کا وزیر فیضی اور اسکا خاندان ہمارے زمانے میں شمس العلماء سید علی بلگرامی اور ہمارے کرم دوست مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی اور کئی ایک اسی ہیں - مگر آریوں میں جتنے عربی دان ہیں انکو ہم جانتے ہیں سب سے اول عربی دان تو سوامی دیانند جی گذرے ہیں جو خیریت سے اُردو بھی نہیں جانتے تھے کہ آریہ اُردو کرنے بیٹھے تو ... دوسرے نمبر کے عربی دان پنڈت لیکھرام ہیں جنکی

ahmadmuslim.de

عربی دانی کا آریہ پبلک میں بہت چرچا ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ اگر پادری ٹھنڈا اور پادری عماد الدین کی تصنیفات ہوتیں تو وہ ایک لفظ نہ لکھ سکتا بالکل نہیں۔ سے انہوں نے لفظ بلفظ مضامین اڑائے ہوئے ہیں۔ تیسرے درجہ پر بڑا عربی دان آریوں میں ایک سادھو ہے۔ جسکی زبان حجاج کی تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے مگر حیرت ہے اسکی عربی کی بھی یہ کیفیت ہے کہ عموماً تحریر اور تقریر میں الفاظ غلط بولا کرتا ہے علاوہ اسکے مباحثہ کے لئے خدا نے فریقین کے درمیان ایک تیسری زبان جو اس وقت ملک کی عام زبان ہے یعنی اردو۔ سفیر اور مترجم بنا رکھا ہے یہی زبان ہے جو فریقین زائد بول سکتے ہیں۔ اسی زبان کے ذریعہ تم مسلمان پوچھ کرتے ہیں کہ نیوگ کی فلاسفی بتاؤ۔ اور یہی بتاؤ کہ دوسرے کے نطفے سے پیدا شدہ بچہ عورت کے خاوند کا کیونکر ہو سکتا ہے۔ جب وہ نہیں بتا سکتے تو اسپر کیا کرتے ہیں سے

ہے بے غیرتی کا شرارا نیوگ

جلا دیگا گھر بار سارا نیوگ

اخیر میں ہم اتنا کہہ کر مضمون ختم کرتے ہیں کہ بیچارے آریہ کسی فاحشہ کی محبت میں الٹی چال نکالتے ہیں پرانے مسلمان سنتے تھے وہ ویسے ہی آ کر مستی کی غرض سے تعجب نہیں کہ کسی نیوگن کی آڑ کا ل میں پردہ لیے اور نیوگ سے مستی نکالنے کو دیر کا تہرم کے جھنڈے کے تلے آجاؤ میں سر چشم اروشن دل ماشاد ہے۔

قادیانی کرشن جی کے متعلق ایک مراسلہ

(از خواجہ غلام الثقلین صاحب جج مالیر کوٹلہ)

جناب ایڈیٹر صاحب۔ آخر اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے نے ایک خط اور ایک کاپی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی خواجہ غلام الثقلین صاحب کے پاس بھیجی تھی کیونکہ اسمیں سید نادر حسین صاحب کے مضمون کا جواب انگریزی میں اور غلام الثقلین صاحب نے آئیوز روڈ ریویو میں ایک مختصر چٹھی اسکے جواب میں لکھی تھی۔

ایڈیٹر صاحب عصر جدید نے جواب میں اس مضمون کی تعریف لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ اس تمہید کو ضرور پورا کر کے اسکے مضامین جدا کتاب کی شکل میں مرتب کریں لیکن ان میں مسیح موعود کا زیادہ ذکر ہو تا کہ اور مسلمان برافروختہ ہوں۔

اس انگریزی دوستانہ خط کے علاوہ ایک اردو خط بھی ساتھ تھا جس کا جواب طلب کیا گیا تھا۔ دو ہفتہ سے زیادہ ہوئے جواب نہیں ملا۔ وہ خط آپ کی خدمت میں چھپنے کی غرض سے مرسل ہے کہ شاید اسکے مضامین کی داد مرزا صاحب یا ان کے حواری دیں فقط۔

(خاکسار منظور علی)

آپکو معلوم ہوگا کہ مجھکو آپ کے مرزا صاحب کے دعاوی کو بہت دلچسپی ہے چنانچہ ایک قصہ نقل کرتا ہوں۔

اثنائے گفتگو میں بعض صاحب کہہ رہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے دعاوی بہت بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ ان کے اخبار میں ایک شعر نے نظم چھاپی ہے کہ مرزا صاحب علی اور عیسیٰ سے بہتر اور حسین ابن علی سے افضلیت کا دعوے تو مشہور ہی ہے۔ مرزا صاحب نے حضرت علی اور حضرت عیسیٰ سے اپنی برتری ظاہر کی تو انکو یہ دعوے قبول ہے۔

میں نے کہا کہ جھگڑے کی بات کیا ہے مرزا صاحب کا درجہ دراصل ان تینوں بزرگوں سے بہتر ہے بوجوہ ذیل۔

(۱) عیسیٰ عام مسلمانوں کے اعتقاد میں کلمۃ اللہ ہیں عیسائی انکو ابن اللہ سمجھتے ہیں مرزا قادیانی صاحب پر الہام ہوا ہے کہ انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی پس درجہ توحید ابنیت سے افضل ہے۔ دوسرے عیسیٰ بقول مرزا صاحب مر گئے مرزا زندہ مسیح ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ زندہ مردہ سے بہتر ہوتا ہے۔ انگریزی مثل زندہ [illegible] اور مردہ شیر کی آپ نے سنی ہوگی۔

(۲) رہے حسین ابن علی سو انکی فضیلت بموجب آیت مباہلہ اسقدر ہے کہ وہ بمنزلہ ابن محمد رسول اللہ ہیں مرزا صاحب پر الہام ہوا ہے انت منی بمنزلۃ ولدی لہذا خدا کا بیٹا (حقیقی یا مجازی)

ہندو پبلک خبردار

آجتک تو مسلمان یا عیسائی چودہوین صدی کے مسیح قادیانی کی زیر نظر تھے اور محض انہی کی ہدایت اور خیر خواہی کے لئے آپ تشریف لائے تھے چنانچہ کئی سال تک آپ نے ان دونون قومون کی خدمت کی مگر افسوس کہ یہ دونون قومین اپنی گمراہی مین ایسی پختہ رہین کہ انہون نے چودہوین صدی کے مسیح سے کوئی فائدہ نہ حاصل کیا بلکہ اپنی ضد پر پیچ کرنے اور پیشگوئیون کی پڑتال کرکے وقت کھونے۔ حالانکہ یہ بات محقق ہو چکی کہ گو ایسے الہامی اور مسیح موعود کی ایک نہین کئی پیشگوئیان بھی غلط اور محض کذب ثابت ہون تو بھی انکی مسیحائی مین کوئی فرق نہین آنا چاہیئے تھا کیونکہ انکی مسیحائی تو کسی ایسے فہم سے ہے جسکو اس جہان کے باشندے کسی طرح نہین پا سکتے۔ اسلئے اس مسیح کی غیرت نے چاہا کہ ان نالائقون کو چھوڑ کر اب دوسری طرف رخ کرین اور انکی بیقدری کا مزا انکو چکھا دین۔ اسلئے قادیانی مسیح نے اظہار کیا کہ مین ہندؤون کے لئے بطور اوتار کرشن ہون۔ مگر چونکہ آپ پیدائشی مسلمان ہین گو اب مسلمانون سے بوجہ انکی سخت دلی کے کشیدہ خاطر ہونے کے باعث اب ہندؤون کی طرف متوجہ ہین اسلئے آپ نے اپنا نام تجویز کیا کہ حضرت کرشن علیہ السلام۔ چنانچہ قادیانی پریس سے ایک اشتہار نکلا ہے کہ فلان مولوی صاحب اپنا زور قلم دکھانے اور ہندؤون کی کتابون سے حضرت کرشن علیہ السلام کی بابت ثابت کر دینگے۔ ہمین تو حضرت جی کا پہلے ہی سے تجربہ ہے کہ آپ زمین کی گولائی ثابت کرتے ہوئے کہا کرتے ہین کہ چونکہ چاول سفید ہین اسلئے زمین گول ہے۔ مگر ہندؤون کو چونکہ ابھی تک ایسے کرشنون سے پالا نہین پڑا اسلئے ہم کہے دیتے ہین کہ ہندو پبلک خبردار۔

(فیروز

فرزند رسول سے بہتر ہے صاف اور سیدھی بات ہے۔

(۴۰) علی ابن ابی طالب اسمیں شک نہیں کہ نفس رسول کے تمام ہو چکا گئے ہیں (دیکھو مباہلہ میں) مگر کجا مرزا صاحب کجا وہ۔ بقول علامہ سیالکوٹی حضرت علی تو بوجہ افلاس اور مجبوری کے مغضوب علیہم کی تعریف میں داخل ہیں۔ بلکہ ہر دو بزرگان سابق الذکر بھی ایسے ہی ہیں انکو زر در محمد در یا گاڑیاں۔ عمدہ کھانے۔ مکانات۔ زیور۔ جائیداد کہاں میسر تھے۔ چند سال خلیفہ وہ ضرور رہے۔ مگر اسمیں بھی اپنی مزدوری ہی بدا کرتے تھے غرض مرزا صاحب کی طرح انعمت علیہم کے مصداق نہ تھے علاوہ اسکے فاضل سیالکوٹی کی فضیلت جانے دو۔ بقول اہل سنت و جماعت کے علی خلیفہ رابع تھے اور بقول شیعیان خلیفہ اول تھے حالانکہ مرزا صاحب خاتم الخلفا ہیں جسطرح خاتم الرسل رسولوں سے افضل ہیں اسی طرح خاتم الخلفا بھی خلفاء سے افضل ہوگا اگر میری یہ توجیہات غلط ہوں تو آپ حضرت مرزا صاحب اور حکیم الامۃ مولانا نورالدین سے دریافت کر کے میری غلطی پر مطلع کیجئے۔ اگر یہ توجیہات صحیح ہیں تو بھی مطلع کیجئے۔

(رشاد نصر النقلین)

ایڈیٹر۔ ان توجیہات کی تغلیط وہ کیسے کر سکتے ہیں انہی کے الہام میں انہیں کا کلام ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ آپ نے ان کے اصلی مطلب نہ سمجھے ہوں۔ سو آپ کے برا منانے کی بات نہیں۔ جبکہ خود کرشن جی مہاراج (مرزا صاحب) ہی اپنے الہام کو بسا اوقات نہیں سمجھ سکتے آتھم کے بارہ میں گر اسے جانے سے مراد موت بتا چکے ہیں حالانکہ غلط معنے تھے جنکی غلطی کا مہاراج کو خود اقرار ہے حالانکہ بقول محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ ایک معرکہ کی پیشگوئی تھی جب ملہم صاحب کا یہ حال ہے تو دوسروں کا کیا حال ہوگا۔

ہاں آپکی دلیل ہماری سمجھ میں ایک پہلو سے کمزور ہے شاید مہاراج کا وہ کلام آپکی نظر سے نہیں گذرا جسمیں مہاراج دوارکیاں دیتے ہیں کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں مجھے خیال آیا کہ کچھ پیدا کروں میں نے آسمان زمین پیدا کئے۔ بتائیے اس مرتبہ پر کون ہے لحاظ سبحان اللہ جل جلالہ ہمارے امام الزمان مہاراج کے بارہ میں کیا کہنے۔ ؎ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری۔ * د

ahmadimuslim.de

بٹالہ میں مباحثہ

بخدمت شریف اڈیٹر اخبار اہلحدیث - السلام علیکم - مہربانی فرما کر ان چند سطور کو اپنے اخبار گوہربار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر بندہ کو ممنون فرماویں - مدافع ہو کہ ہمارا ارادہ تو نہیں تہا کہ بٹالہ والی بحث کو اخبار کے ذریعہ شایع کریں بلکہ علیحدہ اشتہار دینے کا ارادہ تہا لیکن چونکہ آریوں نے اخبار ست دہرم پرچارک میں لکہا ہے اسلئے مناسب سمجہا گیا کہ ہم اختصار کر کے ناظرین کو اصلی راز بتادیں - اخبار مذکور میں لکہا ہے کہ مولوی اللہ دتا نے چند سوال بٹالہ میں کئے جنکا معقول جواب دیا گیا - اب میں تمام خطوط شہر طلبیہ کو ترک کر کے صرف سوال جواب جو دونوں صاحبوں کی قلم سے لکہے ہوئے میرے پاس موجود میں نقل کر کے ناظرین پر چہوڑتا ہوں کہ خود دیکہ لیں - کہ یوگند رپال نے معقول جواب دئے ہیں یا نامعقول امید ہے کہ آریہ صاحبان اسپر ضرور ہی توجہ فرمائینگے -

(سوال از جانب مولوی اللہ دتا)

نمبر(۱) آریہ سماج کے دس اصول جو انکی اکثر کتابوں کے سرورق پر لکہے ہوئے ہوتے ہیں - دیانند جی کی ایجاد ہیں یا ویدوں میں مذکور ہیں - حوالہ معہ عبارت دیجئے -

نمبر(۲) وید کن لوگوں پر آئے وہ کہاں کے باشندے تہے انکی بود و باش - روزانہ عادات کیسے تہے معہ ثبوت -

نمبر(۳) ویدوں کے ملہموں کے ویدوں میں ذکر ہیں - کہ انکی سوانح عمری کا پتہ ویدوں سے یا کسی معتبر تاریخ سے ملتا ہے -

دستخط

اللہ دتا سوہلوی حال بٹالہ - ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء سوالات نقل از ترک اسلام برترک اسلام -

جواب منجانب یوگند رپال

شیخ جی -

آپکا کوئی سوال آریہ سماج کے متعلق مضامین اختلاف فیہ نہیں ثابت نہیں ہوتا اسلئے جواب نہیں دیا جاتا ہے آپ پہلے الہام کی تعریف کا سوال کریں پیچہے اور اعتراض کریں فقط -

اپکا دوست

یوگند رپال بٹالہ ۱/۱۱/۰۷

سوامی جی نے اتنی بڑی بہری مجلس میں سوالات کے جواب دینے سے انکار کر دیا - عین ۴ بجے سے لیکر سوا چہہ بجے تک مولوی صاحب نے انکے تمام بیجا اعتراضات کا معقول جواب دیکر ان سوالوں کو یاد دلایا - مگر سوامی جی نے سوا دو گہنٹہ میں سر اوٹہا کر نہیں دیکہا کہ سائل کیا کہ رہا ہے - جو کچہہ سوامی کی گت مجلس میں انکی سخت لسانی سے ہوئی وہ تو تمام حاضرین کو معلوم ہے یا آریہ سماج بٹالہ جانتی ہے اور سناتنی بہی جو مولوی صاحب کے سلوک بیان کرتے وقت سوامی کو تالیاں بجا کر استہزا کرتے پیچہے جانتے ہیں مبالغہ جانئے باقی مراقسم بابو بہی بخش سکنہ سوہل ملازم کارخانہ وزیر والا ...

دعوت اسلام

گزشتہ سے پیوستہ

سوال ہے آخر ایسا خدا نے کیوں خود قرآن مجید میں جواب دیا ہے ماکنت تتلوا من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون - لے خیاس نزول قرآن سے پہلے تو کسی قسم کی کتاب نہیں پڑہ سکتا تہا اور نہ اپنے ہاتہہ سے کچہہ لکہتا تہا اگر تو لکہا پڑہا ہوتا تو بہی اہل باطل کو یہ کہنے کی گنجائش ہوتی کہ قرآن تو نے آپ بنا لیا ہے - دوست عبارت زیر خط کو غور سے دیکہو اُمّی پر نازل کرنے کی کیا اعلیٰ درجہ کی حکمت بیان کی ہے -

اب بہی اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خود محمد رسول اللہ نے بنا لیا ہے ہم سے بڑہکر خالی از عقل و جاہل و ضدی و ہٹ دہرم کون ہوگا - پس یہ بات تو ہر کسی کو معلوم ہو گئی کہ قرآن شریف ایک امّی پر نازل ہوا جو اسکی زبان سے تمام مخلوق نے سنا جسکا مقابلہ آج تک کوئی بہی نہ کر سکا - اس زمانہ کو جانے دو کیونکہ فی زمانہ تو کوئی مخالف ایسا بہی

ahmadimuslim.de

نہین ہے جو علمائے اسلام کی عربی کے مانند ہی عربی بنا سکے قرآن شریف کی مانند بنانے کو کہنا ہی سبے ادبی ہے - زمانۂ نزول قرآن کی کیفیت سنو کہ اُس زمانے مین عرب مین فصاحت و بلاغت کا دریا لہرین مارتا تھا بچہ بچہ دریائے فصاحت مین غوطہ زن تھا اہل عرب بوجہ غلو فصاحت و بلاغت کے دیگر ولایت والون کو عجم (گونگا) کہتے تھے شب و روز ایک دوسرے سے فصاحت و بلاغت مین مقابلہ ہوا کرتا تھا - ایک کہتا تھا میرا کلام لاثانی ہے دوسرا کہتا تھا میرا کلام لاجواب ہے ایسی بہت بڑی کمیٹیان ہوا کرتی تھین جنکا کلام سب سے اعلیٰ ہوتا تھا وہ خانہ کعبہ پر آویزان کرکے اشتہار دیا جاتا تھا کہ جسکو دعوے ہو نقص نکالے نزول قرآن کے وقت بھی ایک شاعر کا قصیدہ سبعہ معلقہ نامی آویزان تھا جس وقت قرآن شریف سے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ کو خانہ کعبہ پر آویزان کیا فورًا فصحا و بلغا نے اپنا قصیدہ اُتار لیا۔ یہ حال تو مردون کا تھا اُس زمانہ کی عورتین بھی بلا فصاحت و بلاغت کے بات نہین کرتی تھین - ایک مصرع سنکر فی البدیہہ مصرع کا فورًا اپنا فی الضمیر معلوم کر لیتی تھین امرء القیس کی لڑکیون کا ذکر ہے کہ جب امرء القیس اپنی بدفعلی کے باعث گرفتار ہوا اور قتل کا فتوے دیا گیا تو اُسنے قاتلون کو کہا کہ میری لڑکیون کو یہ مصرع کہہ دینا ؎

یا بنتی امرء القیس ان اباکما

چنانچہ قاتلون نے قتل کرنے کے بعد یہ مصرع اُسکے مکان پر جا کر لڑکیون کو سنا دیا لڑکیون نے جواب دیا کہ شاید باپ ہمارا قتل ہو گیا اور اُسکے قاتل تمہین ہو کیونکہ اُسکے ساتھ سوا اس مصرع کے اور کوئی مصرع چسپان نہین ہوتا ہے ؎

قد قتل و قاتلاہ اتاکما

پیارے دوستو اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہین کہ جب اُس زمانہ کی عورتون کا یہ حال تھا تو مردون کی فصاحت و بلاغت کا کیا حال ہوگا ضرور ہے کہ عورتون سے کئی ہزار درجہ زیادہ ہوگا کیونکہ مرد ہر زمانے مین مرد ہی ہوتے ہین - اب صاحبان عقل و فہم غامض نظر رکھنے والے سمجھ سکتے ہین کہ قرآن شریف کا ایسے زمانہ فصاحت و بلاغت مین نازل ہو کر ڈنکے کی چوٹ پر یہ دعوے کرنا کہ وَ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۔ اگر تم شک مین ہو اس (یعنی قرآن مین) جو ہمنے اپنے (مقبول) بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا تو بس اسکی مانند سورت بنا لاؤ اور اپنے گواہون کو بلا لو سوا اللہ کے اگر تم سچے ہو - ساتھ ہی تحدی بھی کر دی گئی فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ترجمہ پس اگر نہ بنا سکو اور ہرگز نہ بنا سکوگے تو ڈرو اُس آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین تیار رہے واسطے منکر (اسلام) لوگون کے "

ناظرین یہ دعوے اور یہ تحدیان ایک اُمّی شخص سے سنکر بڑے بڑے فصحا و بلغا جنکو دعوی تھا کہ ہمارا ہمعصر روئے زمین پر کوئی نہین ہے دم بخود ہو گئے تلے کی سانس تلے اور اوپر کی اوپر رہ گئی کسی مین مقابلہ کی تاب نہین - پھر جب اسی اُمّی نے سنایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا - تو کہہ کہ اگر تمام جن اور انس جمع ہو کر وہ بھی چاہین کہ بنا لائین مانند اس قرآن کے ہرگز نہ لا سکینگے اسکی مانند اگر ایک دوسرے کے مددگار بھی ہون تب تو اور بھی حیران ہوئے کہ یہ اُمّی کیا کر رہا ہے اسنے ہم جیسے فصحا کو عاجز کر دیا ہے -

جتنے فصحا اور بلغا عرب مین تھے سب اُن دعوون اور تحدیون کو ایک اُمّی کی زبان فصاحت بیان سے سُن سُن ہو گئے اور کسی نے ایک سورۃ بنانا تو درکنار ایک آیت بھی نہ بنا پائی جنکی قسمت مین قیام ازل سے جنت لکھی تھی وہ قرآن شریف کی بے نظیر فصاحت بلاغت پر فریفتہ ہو کر بول اُٹھے ان ھٰذا القرآن کلام اللہ بیشک یہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور فورًا دائرہ اسلام مین آ گئے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جنکا لقب تھا طوطی عرب قرآن مجید کی سلاست لاثانی روانی فصاحت بیانی پر شیدا ہو کر مسلمان ہو گئے اور جنت الفردوس مین نام لکھا یا - (باقی دارد)

(شیخ احمد اللہ)

آریہ سماج لاہور سے مباحثہ

(مرقومہ جناب حکیم محمد الدین صاحب سیکرٹری انجمن نصرت الاسلام امرتسر شریک جلسہ)

آریہ سماج لاہور نے اپنے سالانہ جلسہ پر اشتہار دیا کہ جس کسی نے مباحثہ کرنا ہو ۳۰ نومبر تک سماج کو اطلاع دیدے ہم وقت دینگے۔ جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اطلاع دی کہ میں [illegible] دنیا [illegible] روح کا [illegible] بات سے طے ہوگئی اور مولوی صاحب ۲۸ نومبر کو ۲ بجے شام کو جلسہ میں پہنچے۔ آپنے سوال کیا کہ کل اور جزو کا وجود الگ الگ ہی یا ایک جس پر مولوی صاحب کا اعتراض یہ تھی کہ مادہ جو بقول آریہ سماج قدیم ہے تو اس سے دنیا کا قدیم ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ مادہ اگر ہے تو اجسام کے لیے اجزا ہے ہیں [illegible] ہوئے ہیں اسکا جواب دو گھنٹہ مشہور زبان دراز سادھو یوگندر پال نے [illegible] ایک دو دفعہ جواب دیئے مگر جواب دیتے مگر جواب کیا تھے [illegible] صاحب عادت قدیمہ سوال سے الگ کبھی ہستی سے ہستی کا ذکر کبھی کوئی [illegible] آریہ سماج کے پریزیڈنٹ نے روکا بھی مگر بقول [illegible] وہ بھلا کیسے باز آسکتا تھا۔ آخر آریہ سماج کے پریزیڈنٹ نے جو ایک روشن خیال جنٹلمین ہے کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکار دیا کہ چونکہ سوامی یوگندر پال مضمون سے الگ جاتے ہیں۔ اور بار بار روکنے سے بھی ٹھیک نہیں چلتے اسلئے انکو مباحثہ سے الگ کیا جاتا ہے۔ انکی جگہ اور کوئی صاحب جواب دینگے۔ غالباً آریوں میں اس جنٹلمین نوجوان پریزیڈنٹ نے اس منصفانہ کارروائی کی پہلی مثال قائم کی ہے۔ اور ثابت کر دیا کہ اگرچہ آریہ سماج کی حالت عموماً تعصب میں گری ہوئی ہو کبھی انکو انصاف سے تعلق پیدا ہی نہیں ہوا تاہم یہ بالکل سچ ہے کہ پنج انگشت یکساں نگردد۔ سادھو یوگندر پال نے سمجھا ہوگا کہ قصبہ [illegible] امرتسر کے سکھوں جیسا ہی یہ پریزیڈنٹ بھی ہوگا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ جتنا سکھا شاہی اور انگریزی راج میں فرق ہے اسیقدر ان دو میں ہوگا جسکا ذکر اہل حدیث نمبر [illegible] میں ہے۔

پریزیڈنٹ موصوف کی یہ منصفانہ کارروائی بھلا سماج کے ممبروں اور پیلکوں کو کہاں منظور ہوتی۔ چنانچہ آریہ سماج ہی کی سٹیج پر اسی پریزیڈنٹ کے ماتحت سادھو [illegible] جی نے خود یا نند جی کے فلسفہ میں اسی وقت کھڑے ہوکر اپنے پریزیڈنٹ کی تقریر کا رد کرتے ہوئے کہا کہ سوامی یوگندر پال جی نہایت عمدہ مباحثہ کر رہے تھے مگر چونکہ انکی آواز ذرا پست تھی سب لوگ نہیں سن سکتے تھے اسلئے انکی جگہ کوئی اور صاحب جواب دینگے۔ ہم اس معاملہ میں کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتے پبلک اندازہ کر سکتی ہے کہ آریہ سماج جیسی مہذب پارٹی نے اپنے پریزیڈنٹ کی کہانتک عزت کی۔ اور کہانتک اُن کے حکم کی تعمیل کی۔ جب وہ اپنی ضد میں اپنے سردار کی پگڑی اوتارنے اور بے عزت کرنے کو آمادہ ہو جاتے ہیں تو دوسروں کی ہتک پر آمادہ ہوجانا اور دل آزار الفاظ کا استعمال کرنا کونسا تعجب انگیز امر ہے خیر بہرحال سادھو یوگندر پال کی جگہ لوگوں کا خیال تھا کہ ہمارے مسٹر عبد الغفور دھرم پال (جو جلسہ میں موجود تھے) کھڑے ہونگے مگر افسوس کہ وہ نہ ہوئے بلکہ سادھو [illegible] نند جی سٹیج پر آئے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے باقاعدہ مناظر سے گفتگو کرنا حلوہ کا خیر نہیں تھا مولوی صاحب موصوف نے پہلے ہی یہ سوال کیا کہ پریزیڈنٹ صاحب مجھے مطلع کریں کہ دوسرا مناظر پہلے مناظر کا قائم مقام ہے یعنی آپکے مقولہ اسکو منظور ہیں یا نہیں یا الگ مباحثہ ہوگا [illegible] خدا کی شان مولوی صاحب کی ایسی ہیبت آریہ سماج پر طاری تھی کہ ایک آسان سے آسان سوال کا جواب بھی بغیر کئی ایک دفعہ رد و بدل کے نہیں دے سکتے تھے چنانچہ اس آسان سوال کا جواب بھی کئی ایک دفعہ اینچ پینچ کر کے دیا مگر وہ بھی صاف نہ تھا۔ البتہ اس سے سمجھا جاتا تھا کہ دوسرا مباحث پہلے مباحث کا قائم مقام تھا مگر [illegible] سے دوسرے مباحث کی بھی وہی مثال تھی جو خدا کی پاک کتاب قرآن شریف کا ارشاد ہے تحسبهم جميعا وقلوبهم شتى [illegible] بالکل سچ ادا ہی سے کام لیتے ہیں مولوی صاحب کا سوال اور سوامی جی کا جواب نقل کر دیتا ہوں ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ کہانتک صحیح ہے۔

مولوی صاحب نے کہا کہ سوامی دیانند لکھتے ہیں کہ تین چیزیں قدیم ہیں۔ خدا۔ روح۔ اور مادہ۔ میں ان تینوں میں سے سر دست

کسی کی قدامت پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ اپنے سوال کو ناآئیندہ سال کے جلسہ پر ملتوی کرتا ہوں - میرا سوال اسوقت یہ ہے کہ آپ کو تو شک نہیں کہ مادہ اور ہے اور اجسام اور ہیں اور اجسام کا نام دنیا ہے کل اور جزو کا وجود الگ ہوتا ہے اور آریون کا بھی مذہب ہے کہ پرلے (بالکل فنا) کیوقت مادہ تو موجود رہتا ہے مگر اجسام موجود نہیں رہتے پس اسی سے ثابت ہوا کہ مادہ اور اجسام ایک نہیں اور جسموں کی بابت یہ عام قاعدہ ہے کہ باہم مرکب ہوتے ہیں اور مرکب کو بوجہ مرکب ہونے کے خود پنڈت جی بھی حادث مانتے ہیں لہذا نتیجہ صاف ہے کہ دنیا کا کوئی فرد بھی قدیم نہیں ہو سکتا کیونکہ سب افراد مرکب ہیں - اسکا جواب یہ ملا کہ مادہ دنیا کا قدیم ہے بغیر مادہ کے کوئی چیز نہیں بن سکتی مادہ کبھی فنا نہیں ہو سکتا فلان فلان فلاسفر نے لکھا ہے کہ ہم کسی چیز کو فنا نہیں کر سکتے صرف صورت کا فنا ہونا ہے مادہ میں ملنا جڑنا ہمیشہ سے ہے - غرض جتنا کچھ کہا اُسکا اکثر حصہ بحث سے اجنبی تھا مولوی صاحب نے بار بار پریزیڈنٹ کو توجہ دلائی کہ جس وجہ سے پہلا مباحث معزول کیا گیا ہے وہ وجہ اس دوسرے میں بھی پائی جاتی ہے مگر پریزیڈنٹ آخر آریہ سماج کے ایک ممبر تھے اُنہون نے سمجھا کہ پہلے سپیکر کو معزول کرنے پر میری بہت مخالفت ہوئی تھی کہ میرے سامنے میری ماتحتی میں کھڑے ہو کر میری تکذیب کیگئی اب میں اگر ان مہاراج کو بھی معزول کرونگا تو ایشور جانے میرے پر کیا آفت آئیگی - علاوہ اسکے اگر یہی سلسلہ عزل ونصب کا جاری رہا تو آخر آریون کی طرف سے مباحثہ کون کریگا - یہان تو جتنے ایک ہیں وہ آئینہ خانہ ہمہ آفتاب است سب کے سب اسی قسم کے ہیں - سوال از آسمان جواب از ریسمان کے مصداق ہیں چنانچہ پریزیڈنٹ آریہ سماج نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ ان باتون کو چھوڑ کر اصل مضمون پر آئیے میں آپکی توجہ مضمون کی طرف دلاتا ہوں - مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے سوال کا جواب نہیں آیا کیونکہ میرا سوال تو جسموں کے حدوث پر ہے جواب مادہ کی قدامت سے ہے - غرض اسی طرح گرتے پڑتے ۸ بجکر ۳۵ منٹ ہوئے تھے کہ پنڈت جی کی تقریر ختم ہوئی جونہی مولوی صاحب

جواب کو کھڑے ہوئے پریزیڈنٹ نے اعلان کر دیا کہ مولوی صاحب کے مباحثہ کا وقت ختم ہو گیا اب باقی وقت یعنے ۹ بجے تک ۲۵ منٹ میں ایک سکھ صاحب سوال کرینگے جنکی درخواست آئی ہے کہ میں بھی کچھ پوچھنا چاہتا ہوں - مولوی صاحب نے کہا کہ یہ انصاف نہیں کہ عین وقت پر مجھے روکا جاتا ہے قاعدہ تو یہ تھا کہ کچھ مدت پہلے مجھے اطلاع ملتی جبکہ آریہ دار کو بھی پندرہ روز پہلے نوٹس دیا جاتا ہے تو پھر کیا انصاف ہے کہ مجھے عین وقت پر روکا جاتا ہے - مگر آریہ سماج اور انصاف؟ پریزیڈنٹ کی تقریر سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ کارروائی خود اُنکی مرضی کے خلاف تھی مگر دیگر ممبران کی رائے میں شاید وہ مجبور ہو گیا ورنہ ہمنے جہانتک سنا ہے پریزیڈنٹ ایک روشن خیال جنٹلمین ہے جنکا نام ڈاکٹر چرنجیت ہے کسقدر بے انصافی کہ ادھر تو اشتہار رہا کہ جسنے مباحثہ کرنا ہو ۲۳ر نومبر تک ہمیں اطلاع دے مولوی صاحب نے ۲۳ر نومبر سے پہلے ہی اطلاع دیکر جگہ بھی قرار داد ہو گئی پھر ایک ایسے شخص کو اثنائے بحث میں وقت دیا گیا جسکی بابت پریزیڈنٹ نے خود کہا کہ اس رقعہ میں اُن سکھ صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے آپکو پہلے ہی چیلنج دیا ہے میں آپکو مطلع کرتا ہوں کہ اس سے پہلے اُنکا کوئی چیلنج (اطلاع) ہمیں نہیں ملا - اب دیکھیے نہ تو ۲۳ر نومبر تک اسکی اطلاع آئی تھی نہ مولوی صاحب کو وقت سے پہلے بتلایا گیا تھا کہ اتنے پر آپکی بحث ختم ہو گئی مگر پھر بھی ایک عالیشان پر لطف مباحثہ (جسکے سننے کیلئے بے انداز مخلوق تخمیناً ۱۰-۱۲ ہزار آدمی جمع تھے - اور تل دھرنے کو تمام وسیع میدان میں جگہ نہ تھی) بند کر دیا کیونکہ آریہ سماجی جان گئے تھے کہ مولوی صاحب سے جان بچانی آسان کام نہیں اب ہو نہ ہو کسی طرح اُن سے جان چھڑا کر کسی زعم اسامی کو شکار کریں چنانچہ وہ سکھ صاحب جو کھڑے ہوئے تو سوال تو اُنکا کسی قدر موزون تھا مگر آواز کی پستی نے ایسے بڑے مجمع میں بے لطفی پیدا کر دی لوگوں نے ہر چند مولوی صاحب سے کہا کہ بس اب چلیے مگر مولوی صاحب نے کہا کہ اب تھوڑا سا وقت انکا

انتخاب اخبار

بیگم صاحبہ بھوپال نے معہ اپنے تینوں لڑکوں کے اندور جاکر آنریبل مسٹر بیلی ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ سینٹرل انڈیا سے ملاقات کی۔

قادیانی گرشن کی اپیل کی تاریخ بغیر کسی کارروائی کے ملتوی ہوگئی۔

شیخ عبدالرحمن سابق جیت رام آریہ نے جسکی سرگذشت اہلحدیث میں درج ہوئی تھی ۲۹ نومبر کو اسلامی مجلس مناظرہ امرتسر میں اپنے مسلمان ہونے پر بڑی عمدگی سے لیکچر دیا مولوی ابوالوفا صاحب صدر جلسہ تھے آپنے فرمایا کہ چونکہ اسلام کی طرف ابتدا سے تمام قوموں کا میلان ہے اسلئے کسی شخص کے اسلام لانے سے ہمیں چنداں خوش نہیں ہوتا جتنا کسی کے مرتد ہونے سے کیونکہ خداوند تعالے کا وعدہ ہے مَن یَّرتَدَّ مِنکُم فَسَوفَ یَأتِی اللّٰہُ بِقَومٍ یُّحِبُّہُم وَیُحِبُّونَہٗ ایک کے مرتد ہونے سے کئی ایک کے آنیکا وعدہ ہے چنانچہ ایک عبدالغفور کے جانے سے اُسدن سے کئی ایک داخل اسلام ہوئے۔ (قادر دراز سسٹنٹ سکرٹری اسلامی مجلس)

بردوان کے راجہ صاحب نے بنگالہ میں قانون یونیورسٹی کے جاری ہوتے ہی راج کالج بردوان میں مفت تعلیم دینے کے عوض کو منسوخ کرنے کا اعلان کردیا۔ (بڑی برکت ہوئی تعلیم روکنے کا سامان بہت خوب ہے)۔

جاپانیوں نے ۱۹ ماہ حال کو بحری توپوں سے شل کے گولوں کی آتشباری کر کے پورٹ آرتہر کے اسلحہ خانے کے نزدیک بیسویں گودام کے بارود کے میگزین کو اڑا دیا جاپانی اپنی تجویز کے مطابق پورٹ آرتہر کے قلعوں پر حملہ کرنے کے لئے سرنگ بنانے کے کام میں مصروف ہے۔

ٹوکیو سے رویٹر کے نامہ نگار نے ۳۰ ماہ حال کو یہ اطلاع دی کہ سرنگ لگانے کے کام میں کامیابی حاصل کر کے جاپانیوں نے ۲۹ ماہ حال کو قلعہ سنگو شان اور قلعہ ارہ لنگشان کے بیرونی مورچوں پر قبضہ کرلیا۔

ایک کمرانی مسلمان جیٹرامی نے جو جام صاحب لس بیلہ کا ملازم ہے کراچی میں اپنی بیوی کا گلا ۲۳ ماہ حال کو اُسترے اور چاقو سے کاٹکر مار ڈالا قاتل کا بیان ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو اسلئے مار ڈالا کہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھی۔ (واہ ری غیرت اسلامی فعل گو نا جائز ہے مگر غیرت قابل داد ہے) قاتل پر قتل کے جرم کی فرد لگا کر اُسکو سشن سپرد کردیا گیا۔

امریکہ کی ریاست واشنگٹن کے شہر سپوکین کے نزدیک ہزاروں مینڈک ریلوے لاین پر میلوں تک پھیلے پڑے ہوئے پائے گئے جب ایک بھاری مال گاڑی وہاں پہنچی تو وہ چلنے سے رک گئی جسقدر مینڈک مالگاڑی کے پہیوں کے نیچے کچلے گئے اُنکی چربی سے لاین ایسی چکنی ہوگئی تھی کہ جب چکناہٹ کے دور کرنے کے لئے لاین پر ۲۸۲ پونڈ ریت ڈالی گئی اور ایک دوسرا انجن مالگاڑی میں لگایا گیا تو وہ مالگاڑی وہان سے روانہ ہوئی۔

انگلش قماربازی سے دوالی متنفے نہیں جن لوگوں کا خیال ہے کہ دیوالی کے روز جوا کھیلنا قانوناً جرم نہیں اُنکے خیال کی اس خبر سے تکذیب ہوگی کہ لدھیانہ پولیس نے خاص دیوالی کے دن ایک قمارخانہ پر دھاوا کر کے اہم قماربازگرفتار کئے کئی آدمیوں کو بلند مکان سے کودنے کے باعث چوٹیں لگیں۔ (پیجاب)

مدرسہ سعدیہ باب العلوم جو چار برس سے حیدرآباد میں محض پبلک چندہ سے جاری ہے اُسکا سالانہ جلسہ گذشتہ جمعہ کو منعقد ہوا جسمیں مدرسہ کی رپورٹ کا خلاصہ پڑھکر سنایا گیا بعض طلبا اردو اور انگریزی کی نظمیں پڑھی جانے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

امرتسر کے ایک ہندو لڑکے نے اپنی برادری کی ایک لڑکی سے شادی کرنے سے انکار کر دیا کہ لڑکی تعلیم یافتہ نہیں ہے۔

سردار محمد اسمعیل خاں سفیر کابل ۲۵ تاریخ کو شملہ سے براہ راست کلکتہ تشریف لے گئے۔

فیروزپور میں خوب بارش ہوگئی ہے۔ زمیندار لوگ نہال ہیں۔

ahmadimuslim.de

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

جنات السیر فی احوال سید البشر

مردو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے یہ مکمل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکی آٹھ چمن ہیں ہر چمن مردو جان لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی نہیں ناول نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہیں۔ مرحوم کے پاس بجز ان معلومات کے سعادت اور کونسی چیز ہے۔ عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی کتابیں پڑھ سکتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں دیکھی نہ سنی دیکھنے میں دو جلدیں ہیں۔ مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبد الحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی وادی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے جسکی مختصر فہرست مضامین یہ ہے۔ چمن اول النور نبوت۔ اس میں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک تفصیل حال مرقوم ہے چمن دوم۔ گلزار نبوت اسمیں ولادت باسعادت نبوت کا گیارہویں سال تک کل احوال ہے چمن سوم بہار نبوت۔ اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم۔ اخبار نبوت۔ اس میں ہجرت سے وفات شریف تک کا حال ہے ایسے جلد دوم۔ بشارات محمدی۔ شمائل محمدی عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت سے احوال اس کتاب میں درج ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے لفظ لفظ اسکا جو مقناطیسی اثر رکھتا ہے۔ پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہئے کوئی ایسی قریہ شہر ایسا ہوگا جسمیں اس کتاب نے ہمیشہ عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کیے ہوں چند سال سے یہ کتاب عنقا صفت نایاب ہوگئی تھی اور بوجہ ضخامت اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا۔ ایک خود مالک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی اور چھپاکر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف ہے اور بیجلد ہے رکھدی گئی۔ بہتیرے نسخے فروخت ہوئے۔ اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلدی کریں۔ ورنہ پھر کتاب کا ملنا بسبب سابق دشوار ہو جائیگا محصولڈاک بذمہ خریدار اس پتہ سے طلب فرمائیے

المشتہر شنکر گلوور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

کون کہتا ہے کہ آپ خریدیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپ کی تشفی کروں۔ کیونکہ مشک

خود بخود ہوتی ہے مشہور اشہار ورا

نیازمند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک کبھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا جسکا تجربہ مدت سے میں اپنے مطلب میں بار ہا کئی اشخاص پر کیا۔ جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بری ثابت نہیں ہوئی اعضائے رئیسہ کو تقویت تازہ دیتی ہے یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے۔ مروارید عنبر مشک۔ یشب عقیق۔ فولاد۔ نقرہ طلا اور ان ادویہ مفردہ مقوی باہ سے ترکیب دی جاتی ہے۔ چہار سے تین تب میں چلی آتی ہیں جیسے حواس خمسہ ظاہری و باطنی بالکل درست رہتے ہیں طبیعت میں ایک طرح کی خوشی جوانمردی حوصلہ اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ بھوک معمول سے زیادہ لگتی ہے۔ خون صالح پیدا اور قوت رجولیت زیادہ ہو جاتی ہے نسیان آشوب چشم نزلہ حارہ و باردہ۔ دمہ۔ ضیق النفس۔ انتصاب النفس کمزوری اعصاب۔ رعشہ صرع۔ کزاز۔ لقوہ۔ فالج وغیرہ زائل ہو جاتی ہیں امراض معدی مثل درد شکم ریح نفخ۔ بد ہضمی۔ آروغ ترش۔ اسہال وغیرہ دور ہو جاتے ہیں **معجون جواہر** بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر دلیر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے۔ قیمت ڈبیہ جو ۱۲ یوم کیواسطے کافی ہے صرف پانچ روپیہ (صہ)

حب ممسک و مقوی باہ۔ تجربہ خود اس کی تعریف کریگا۔ نشہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں قیمت فی درجن ڈبیہ **آتشک کیلئے اکسیر** قیمت صہ۔ دو آدمی کی مکمل دوائی۔ **سوزاک** کی دوا قیمت عہ **جبل** کی بنظیر دوا قیمت صہ **سرمہ عزیزی** قیمت ۸ **نیا طلا** وجس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ قیمت صہ

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسر

چوک سنت سنگھ

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا